Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ و دیگران۔

بنام

سیلم اسٹینلیس اسٹیل سپلائر و دیگران

تاریخ فیصلہ: 3 نومبر، 1993

[کلدیپ سنگھ اور پی۔ بی۔ ساونت، جسٹس صاحبان۔]

کنٹریکٹ ایکٹ، 1872 دفعات 3 اور 7۔ پیشکش اور قبولیت۔ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا۔ قیمت سرکولر پیشکش رعایت اسکیم۔ کا مسئلہ۔ بعض تاجروں کی جانب سے وضاحت طلب۔ اتھارٹی کی طرف سے فراہم کردہ جواب۔ تاجروں کی پیشکش۔ مراسلہ وکتابت کا تبادلہ۔ اتھارٹی نے تاجروں کی پیشکش مسترد کردی۔ کا اثر۔ قرار پایا کہ، کوئی حتمی معاہدہ سامنے نہیں آتا ہے اور اس لیے رعایت کا فائدہ دستیاب نہیں ہے۔

اپیلنٹ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا نے 17 مارچ 1989 کو ایک پرائس سرکولر جاری کیا جس میں پتلی پیمائش کے آف ٹیک سٹینلیس سٹیل پر زور دینے کے لیے رعایتی اسکیم کی پیشکش کی گئی تھی۔

مدعاعلیہ نمبر 3۔ ایک ٹریڈنگ کمپنی نے کچھ وضاحت طلب کی اور انہیں اتھارٹی نے 2 دسمبر 1989 کے اپنے خط کے ذریعے فراہم کیا۔ اس کے بعد جواب دہندگان 1 سے 4 سمیت چھ تاجروں نے 4 دسمبر 1989 کو اتھارٹی کو ایک خط بھیجا جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے ایک زمرہ بنایا ہے اور وہ ایک گروپ کے طور پر اپنے مشترکہ خریداری کی بنیاد پر اضافی رعایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے زمرہ کے انفرادی اراکین کے درمیان اپنی مشترکہ خریداری کی بنیاد پر رعایت کی تقسیم کے لیے ایک فارمولہ بھی تجویز کیا۔

اتھارٹی نے 19 دسمبر 1989 کو اس اثر کے جواب میں ایک ٹیلیگرام بھیجا کہ معاملہ ابھی زیر غور ہے اور جب تک حتمی فیصلہ نہیں لیا گیا تب تک گروپ آف ٹیک سے متعلق اسکیم کام نہیں کر سکتی۔ مذکورہ تاجروں نے اتھارٹی کو ایک اور خط لکھا جس میں انہوں نے اپنے پہلے خط میں تجویز کردہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انداز میں رعایتی رقم کی تقسیم کے لیے اپنی تجویز واپس لینے کی پیشکش کی۔ اتھارٹی نے 23.1.1990 کے اپنے خط میں اپنے ٹیلیگرام کے مندرجات کا اعادہ کیا اور مزید بتایا کہ تاجروں کی طرف سے اپنے خط میں دی گئی تجویز اتھارٹی کو قابل قبول نہیں تھی کیونکہ یہ اسکیم کے منافی تھی۔

جواب دہندگان نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں کہا گیا کہ انہوں نے پہلے ہی لفٹنگ میٹریل کا ذکر کیا ہے اور اس طرح کی ہدایت جاری کی جا سکتی ہے کہ رعایتی فائدہ انہیں تقسیم کیا جائے۔ رٹ پٹیشن کی اجازت ایک سنگل جج نے بنیادی طور پر اس بنیاد پر دی تھی کہ اتھارٹی کی طرف سے 2 دسمبر 1989 کے اپنے خط کے ذریعے دی گئی وضاحت اتھارٹی پر پابند تھی۔

سنگل جج کے فیصلے کے خلاف اتھارٹی کی طرف سے پیش کی گئی اپیلوں کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیلیں۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.17 مارچ 1989 کے سرکیولر کے تحت پرائس ڈسکاؤنٹ اسکیم "کسی بھی گاہک" کے لیے تھی نہ کہ "گاہکوں کے زمرہ" کے لیے۔ سرکیولر میں صارفین کے ایک زمرہ کو اجازت نہیں دی گئی تھی جو آئین کے مطابق ایک دوسرے سے متعلق نہیں تھے کہ وہ اپنی مشترکہ خریداری کی بنیاد پر اسکیم کا فائدہ اٹھا سکیں۔ جواب دہندگان مشترکہ طور پر اسکیم کا فائدہ اس وقت تک نہیں اٹھا سکتے تھے جب تک کہ اسکیم میں مجموعی طور پر ترمیم نہ کی جائے اور اسکیم میں تبدیلی کے بارے میں تمام متعلقہ افراد کو مطلع کرنے والا ایک نیا سرکیولر جاری کرکے اتھارٹی کے تمام صارفین پر لاگو نہ کیا جائے۔

2. یہ پہلی بار 4 دسمبر 1989 کو تھا کہ چھ تاجروں نے پیشکش کی اور اپنے مشترکہ حصول کی بنیاد پر سرکیولر کا فائدہ اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے تاجروں کی طرف سے ایک زمرہ کے طور پر اتھارٹی کو سرکیولر کے تحت اس طرح کی کسی رعایت کی قبولیت کے حوالے سے کوئی بات چیت نہیں کی گئی تھی۔ تاجروں کی طرف سے رعایت بانٹنے کے لیے تجویز کردہ طریقہ کار سرکیولر کے تحت تصور نہیں کیا گیا تھا۔ مذکورہ طریقہ کار اتھارٹی کی طرف سے 2 دسمبر 1989 کو لکھے گئے خط کے مطابق بھی نہیں تھا۔ اتھارٹی نے 19 دسمبر 1989 کے اپنے ٹیلیگرام اور 23 جنوری 1990 کے خط

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ذریعے تاجروں کی پیشکش کو مسترد کر دیا۔اس طرح کسی بھی طے شدہ مراسلہ کو فریقین کے درمیان خط وکتابت سے نہیں سمجھا جاسکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1051-1054، سال 1991۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم پی شرمااور ایس آر گروور۔

جواب دہندہ کے لیے بی ڈی شرما۔

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا(اتھارٹی)، جو اس معاملے میں اپیل کنندہ ہے، نے مورخہ 17 مارچ 1989 کو ایک نرخ نامہ (سرکیولر) جاری کیا، جس میں پتلی موٹائی والے اسٹین لیس اسٹیل کی فروخت کو فروغ دینے کے مقصد سے رعایتی اسکیم کی پیش کش کی گئی۔مذکورہ سرکلر میں درج تھا کہ :

"(a)کسی بھی خطے کے کسی بھی گاہک کے ذریعے ہر ماہ 400 میٹر سے زیادہ پتلی پیمائشوں یعنی 0.3,0.4,0.5اور 0.63 کو یکجا کرنے پر انہیں اضافی مقدار پر عام ماہانہ رعایت کے علاوہ 2000 پی ایم ٹی کی اضافی رعایت کا حق حاصل ہوگا۔

(b)اضافی روپے 2000 پی ایم ٹی کا بونس مراعات 6 ماہانہ مدت کے اختتام پر قابل قبول ہوگا بشرطیکہ 6 مہینوں میں سے ہر ایک میں 400 میٹر سے زیادہ کا آف ٹیک ہو۔یہ اضافی ترغیب 6ماہ کی مدت کے دوران 2400 میٹر سے زیادہ کی بڑھتی ہوئی مقدار پر لاگو ہوگی۔

(c)اوپر(a)اور(b)کے تحت فوائد کسی بھی گاہک پر لاگو ہوں گے بشمول تجارت اور ان کے ساتھی خدشات دونوں پلانٹ سے براہ راست ترسیل کے ساتھ ساتھ کسی بھی خطے کے اسٹاک یارڈ سے اٹھائی گئی مقدار پر، قطع نظر اس کے کہ گاہک کس علاقے سے منسلک ہے۔

یہ سرکیولر اتھارٹی کے کلکتہ دفتر نے جاری کیا تھا۔

اسٹینڈرڈ میٹل ٹریڈنگ کمپنی، یہاں مدعا علیہ 3، نے 27 نومبر 1989 کو اپنے خط کے ذریعے وضاحت طلب کی کہ کیا "آئین کے مطابق ایک دوسرے سے متعلق نہ ہونے والے ڈیلروں کے زمرہ" کی طرف سے اٹھائی گئی مقدار پر سبجیکٹ رعایت دستیاب ہوگی اور مذکورہ رعایت انفرادی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈیلروں کو کیسے تقسیم کی جائے گی۔ایک درخواست یہ بھی کی گئی کہ سرکیولر کے تحت اسکیم کے عمل کی مدت چھ ماہ کے بجائے ایک سال تک بڑھادی جائے۔اتھارٹی نے 2 دسمبر 1989 کو اپنے خط کے ذریعے مدعاعلیہ 3 کو ضروری وضاحتیں پیش کیں، جو کہ درج ذیل ہیں:-

"براہ کرم مندرجہ بالا موضوع پر اپنے 27 نومبر 1989 اور 1 دسمبر 1989 کے خط کا حوالہ دیں۔ ہم ذیل میں وضاحت کرنا چاہتے ہیں:-

1. سبجیکٹ اسکیم کے تحت رقم کی رعایت ڈیلروں/حقیقی صارفین کے ایک گروپ کے ذریعے اکٹھا اٹھائی گئی مقدار پر ادا کی جائے گی جو آئین کے مطابق ایک دوسرے سے متعلق نہیں ہیں بشرطیکہ وہ اسکیم کے مطابق مشترکہ خریداری کے لیے ایک ساتھ شامل ہونے کے اپنے ارادے کا اعلان کریں۔
2. یہ اسکیم ڈیلروں کے ایک گروپ کی طرف سے اٹھائی گئی مقدار پر لاگو ہوگی جو مختلف علاقوں میں لین دین کرکے ایک دوسرے سے متعلق نہیں ہے۔
3. موجودہ مہینے کی تکمیل کے بعد اصل آف ٹیک کی بنیاد پر اہلیت کے مطابق مقدار کو کسی بھی حلقے میں منتقل کیا جاسکتا ہے یا متبادل طور پر حقدار گروپ کے تابع تمام حلقوں کو متناسب بنیاد پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔وہ کیا چاہتے ہیں۔
4. اس اسکیم کو جاری رکھنے کی ضمانت اس مہینے سے کم از کم 6 ماہ کی مدت کے لیے دی جاسکتی ہے جس میں خرید شروع ہوتی ہے۔

ہم جنوبی خطے میں ڈیلروں کی طرف سے مواد کے استعمال میں اضافے کی بھی توقع کرتے ہیں۔

ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ طریقہ کار کے مطابق اشارے پہلے سے ہی دیے جانے چاہئیں تاکہ ہم مواد کی ترسیل کو مکمل کرسکیں۔"

اس کے بعد جواب دہندگان 1 سے 4 سمیت چھ تاجروں نے 4 دسمبر 1989 کو اتھارٹی کو ایک خط بھیجا جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے ایک زمرہ بنایا ہے اور وہ ایک زمرہ کے طور پر اپنے مشترکہ خریداری کی بنیاد پر اضافی رعایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے زمرہ کے انفرادی اراکین کے درمیان اپنی مشترکہ خریداری کی بنیاد پر رعایت کی تقسیم کے لیے ایک فارمولہ بھی تجویز کیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاجروں کے ایک زمرہ کی طرف سے مشترکہ خریداری کی تجویز سرکیولر کی طرف سے جائز نہیں تھی۔ سرکیولر کے تحت غیر منظم گروپ کے انفرادی اراکین کے درمیان رعایتی رقم کی تقسیم کا فارمولا بھی تصور نہیں کیا گیا تھا۔ کسی بھی صورت میں اس طرح کا فارمولا اتھارٹی کی طرف سے 2 دسمبر 1989 کے اپنے خط میں دی گئی وضاحت کے مطابق بھی نہیں تھا۔

اتھارٹی نے 19 دسمبر 1989 کو تمام چھ تاجروں کو ایک ٹیلیگرام بھیجا، جس میں جواب دہندگان 1 سے 4 بھی شامل تھے، جس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے اور جب تک اس سلسلے میں حتمی فیصلہ نہیں لیا گیا، گروپ آف ٹیک سے متعلق اسکیم کام نہیں کر سکتی۔ مذکورہ ٹیلیگرام کا متعلقہ حصہ اس طرح نکالا گیا ہے:

> "آپ کی تجویز، انٹر اعالیہ، اسکیم کے تحت ڈسکاؤنٹ کے ایڈجسٹمنٹ کے مینیجر کے لیے، انفرادی تاجروں کو ایس ایس پی اتھارٹیز کے ساتھ لیا گیا اور اگلے امتحان کی ضروریات (۔) اسکیم کے کام شروع کرنے سے پہلے اسے باہر نکالنا ہوگا (۔) ضروری کلیریفکیشنز اور منظوری (.) کے لیے معاملہ مسابقتی اتھارٹی کے سامنے رکھا جا رہا ہے۔ جب تک اس طرح کی منظوری موصول نہیں ہوتی، ہم اس اسکیم کو چلانے کے قابل نہیں ہیں جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے (.)" (زیر تاکید)

19 دسمبر 1989 کو ٹیلیگرام موصول ہونے کے بعد تاجروں کے گروپ نے 30 دسمبر 1989 کو اتھارٹی کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے 4 دسمبر 1989 کے اپنے خط میں تجویز کردہ طریقے سے رعایتی رقم کی تقسیم کے لیے اپنی تجویز واپس لینے کی پیشکش کی۔

چھ تاجروں کی طرف سے 4 دسمبر 1990 کے اپنے خط میں دی گئی تجویز پر اتھارٹی نے غور کیا اور یہ پایا گیا کہ سرکیولر میں موجود اسکیم کے تحت صارفین کے ایک زمرہ کو رعایتی فوائد کی تقسیم کا کوئی التزام نہیں تھا۔ جواب دہندگان کی طرف سے تجویز کردہ اسکیم میں ترمیم قابل عمل نہیں پائی گئی۔ اس کے مطابق، 23 جنوری 1990 کو چھ تاجروں میں سے ہر ایک کو لکھے گئے خط کے ذریعے، اتھارٹی نے 19 دسمبر 1989 کے اپنے ٹیلیگرام کے مندرجات کا اعادہ کیا اور انہیں مزید مطلع کیا کہ تاجروں کی طرف سے 4 دسمبر 1989 کے اپنے خط میں دی گئی تجویز اتھارٹی کو اس وجہ سے قابل قبول نہیں تھی کہ مذکورہ تجویز سرکیولر میں موجود اسکیم کے منافی تھی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہان نے مدراس عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں کہا گیا کہ انہوں نے 4 دسمبر 1989 سے مواد اٹھانا شروع کر دیا ہے اور اس طرح انہوں نے عدالت عالیہ سے ہدایت طلب کی کہ انہیں رعایتی فائدہ تقسیم کیا جائے۔ رٹ پٹیشن کی اجازت عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے 17 اپریل 1990 کے فیصلے کے ذریعے بنیادی طور پر اس بنیاد پر دی تھی کہ اتھارٹی کی طرف سے 2 دسمبر 1989 کے اپنے خط کے ذریعے دی گئی وضاحت اتھارٹی پر پابند تھی۔ اتھارٹی نے فاضل سنگل جج کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے 9 اکتوبر 1990 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے اپیل کو مسترد کر دیا۔ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا کی یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ہیں۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے درج ذیل استدلال پر فاضل سنگل جج کے نتائج کو برقرار رکھا:

"اس طرح رعایت کا حق اور اس طرح کی رعایت حاصل کرنے کی آمادگی اس لحاظ سے بالکل الگ اور واضح ہے کہ جب رعایت اٹھائی گئی مقدار پر ہوتی ہے اور اس طرح یہ ڈیلر یا اصل صارفین جو سرکیولر کے تحت اہل ہوتے ہیں خود بخود رعایت کے حقدار ہو جاتے ہیں، ان لوگوں کی طرف سے دعوی جو کسی گروپ میں شامل ہوئے تھے کام کرنے کے مقصد کے لیے اشارہ کرنا ضروری تھا لیکن کچھ فارمولہ جس کے تحت رعایت کی رقم ان میں مساوی طور پر تقسیم کی جاسکتی تھی۔ اس طرح کی منصفانہ تقسیم وضاحت میں بتائے گئے انداز کے ساتھ ساتھ ڈیلروں پر بھی چھوڑی جاسکتی ہے جنہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ رعایت کو آپس میں کیسے تقسیم کریں گے۔ انہوں نے 4.12.1989 کے بعد کے خط میں ایک فارمولہ کا اشارہ کیا۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہیں کہا گیا کہ ان کی طرف سے بتائے گئے فارمولے کو اپیل گزاروں نے کیوں قبول نہیں کیا۔ فاضل واحد جج نے معاملے کے اس پہلو کا صحیح طور پر نوٹس لیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جب رٹ درخواست گزار کاروباری افراد کا ایک گروپ ہے جنہوں نے ایک ساتھ شمولیت اختیار کی تھی اور درحقیقت دسمبر 1989 کے مہینے میں 400 میٹرک ٹن سے زیادہ مقدار اٹھائی تھی، اور جب انہوں نے اس اسکیم کی بنیاد پر رعایت کا دعوی پیش کیا جواب بھی نافذ ہے، تو اپیل گزاروں کی طرف سے اسکیم کو نافذ کرنے سے انکار کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم مطمئن ہیں کہ معزز واحد جج کی جانب سے 2.12.1989 کے خط کے تحت وضاحت کردہ نرخ نامے (سرکیولر) میں رعایت کے حق سے متعلق وعدے کو تسلیم کرنے میں کوئی غلطی سرزد

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں ہوئی ہے۔ سرکیولر کے تحت حق کسی معاہدے کی نوعیت کا نہیں تھا جو ڈیلروں کے ذریعہ اپیل گزاروں کی پیشکش کی قبولیت یا بصورت دیگر پر منحصر تھا۔

"یہ واضح ہے کہ عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کی اجازت اس بنیاد پر نہیں دی کہ فریقین کے درمیان ایک پابند معاہدہ طے پایا تھا لیکن صرف اس بنیاد پر کہ 17 مارچ 1989 کے پرائس سرکیولر کے تحت جواب دہندگان رعایت کے حقدار تھے۔ ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ جواب دہندگان صرف پرائس سرکیولر کے لحاظ سے رعایت کا دعوی کر سکتے ہیں نہ کہ کسی ایسے مراسلہ کی بنیاد پر جو پیٹیز کے درمیان تبادلے کے خط و کتابت کے نتیجے میں طے پایا ہو۔ تاہم، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ سرکیولر کے دائرہ کار اور وسعت کی تعریف کرنے میں پیٹنٹ کی غلطی میں پڑ گئی۔ سرکیولر کو محض پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کے تحت فائدہ "کسی بھی گاہک" کے لیے دستیاب تھا نہ کہ گاہکوں کے کسی گروپ کے لیے۔ فرض کریں کہ مدراس شہر میں 20 تاجر ہیں اور ان میں سے ہر ایک ماہانہ 300 ٹن اسٹیل اٹھاتا ہے۔ آف ٹیک ماہانہ 400 ٹن سے کم ہونے کی وجہ سے انفرادی طور پر ان میں سے کوئی بھی اسکیم کے فائدے کا حقدار نہیں ہوگا۔ کیا وہ یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے مشترکہ طور پر 6000 ٹن اسٹیل اٹھایا ہے جو کہ ایک مخصوص مہینے میں 400 ٹن سے زائد ہے، اس لیے وہ 400 ٹن سے زائد کی خریداری کے لیے اسکیم کے تحت رعایت کے حقدار ہیں۔ اس طرح کے دعوے کو قبول کرنا سرکیولر کے تحت اسکیم کا مذاق اڑانا ہوگا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ سرکیولر کے تحت پرائس ڈسکاؤنٹ اسکیم "کسی بھی گاہک" کے لیے تھی نہ کہ "گاہکوں کے گروپ" کے لیے۔ سرکیولر میں صارفین کے ایک گروپ کو اجازت نہیں دی گئی تھی جو آئین کے مطابق ایک دوسرے سے متعلق نہیں تھے کہ وہ اپنی مشترکہ خریداری کی بنیاد پر اسکیم کا فائدہ اٹھا سکیں۔ جواب دہندگان مشترکہ طور پر اسکیم کا فائدہ اس وقت تک نہیں اٹھا سکتے تھے جب تک کہ اسکیم میں مجموعی طور پر ترمیم نہ کی جائے اور اسکیم میں تبدیلی کے بارے میں تمام متعلقہ افراد کو مطلع کرتے ہوئے ایک نیا سرکیولر جاری کر کے اتھارٹی کے تمام صارفین پر لاگو نہ کیا جائے۔

دوسری صورت میں بھی فریقین کے درمیان کوئی حتمی معاہدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ پہلی بار 4 دسمبر 1989 کو تھا کہ چھ تاجروں نے پیشکش کی اور اپنے مشترکہ حصول کی بنیاد پر سرکیولر کا فائدہ اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے تاجروں کی طرف سے ایک گروپ کے طور پر اتھارٹی کو سرکیولر کے تحت اس طرح کی کسی رعایت کی قبولیت کے حوالے سے کوئی بات چیت نہیں کی گئی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی۔تاجروں کی طرف سے رعایت باٹنے کے لیے تجویز کردہ طریقہ کار سرکیولر کے تحت تصور نہیں کیا گیا تھا۔مذکورہ طریقہ کار اتھارٹی کی طرف سے 2دسمبر 1989 کو لکھے گئے خط کے مطابق بھی نہیں تھا۔اتھارٹی نے 19 دسمبر 1989 کے اپنے ٹیلیگرام اور 23 جنوری 1990 کے خط کے ذریعے تاجروں کی پیشکش کو مسترد کر دیا۔اس طرح کسی بھی طے شدہ مراسلہ کو فریقین کے درمیان خط و کتابت سے نہیں سمجھا جا سکتا۔کسی بھی زاویے سے دیکھتے ہوئے، عدالت عالیہ اتھارٹی کو سرکیولر کا فائدہ جواب دہندگان تک بڑھانے کی ہدایت دینے میں پیٹنٹ کی غلطی میں پڑ گئی۔

ہم اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں، 17اپریل 1990 کے فاضل سنگل جج اور 9اکتوبر 1990 کے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کو پورے اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔ہم اخراجات کو20,000روپے کے طور پر شمار کرتے ہیں۔

اپیلیں منظور کی گئی۔